

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 5 نومبر 1964

سلطان پور کے کلکٹر و دیگر

بنام

راجا جگدیش پرساد ساہی

[کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

یوپی زمینداری کا خاتمہ اور اراضی اصلاحات ایکٹ، 1952 (یوپی ایکٹ نمبر 1، سال 1952)، دفعہ 6(d) - یوپی زمینداری کا خاتمہ اور اراضی اصلاحات قواعد، قاعدہ 8A - زرعی انکم ٹیکس واجبات - واجب الادا معاوضے کی رقم کی درستگی - اگر ضروری ہو۔

ڈپٹی کمشنر کے جاری کردہ سرٹیفکیٹ کی روشنی میں مدعا علیہ کے خلاف یوپی زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1949 کے تحت ٹیکس کی قسط کی وصولی کے لئے کارروائی شروع کی گئی۔ مدعا علیہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ کا رخ کیا تاکہ اپیل کنندگان کو جبری کارروائی کے ذریعہ وصولی یا وصولی کے لئے کوئی قدم اٹھانے سے باز رہنے کی ہدایت دی جاسکے۔ اور اس کے متبادل کے طور پر، اگر کوئی رقم قابل وصول رکھی گئی تھی، تو ریونیو حکام کو ہدایت دی جائے کہ وہ یوپی زمینداری کے خاتمے اور اراضی اصلاحات ایکٹ کے تحت مدعا علیہ کو دیے گئے معاوضے کے بانڈز میں درست کریں، جو اس قانون کے تحت ریاست کو تفویض کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ کلکٹر زمینداری خاتمہ ایکٹ کے تحت مدعا علیہ کو ادا کیے جانے والے

معاوضہ بانڈز کی وجہ سے ٹیکس کی قسطوں کو اطمینان سے قبول کرنے کے پابند ہیں۔  
اپریل میں

حکم ہوا کہ: (i) کلکٹر کے پاس مدعا علیہ کو واجب الادا معاوضے کی رقم کے بدلے زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری کو درست کرنے کے معاملے میں کوئی اختیار نہیں تھا، جو "ابھی بھی واجب الادا" تھا۔ [34 A-B]

قاعدہ 8-A زمینداری کے خاتمے اور اراضی اصلاحات کے قواعد کا قاعدہ اے لازمی ہے اور کلکٹر کو اس بات کا پابند بنانا ہے کہ وہ فراہم کردہ طریقے سے ٹیکس وصول کرے۔ "ریاستی حکومت کے واجبات کی وصولی کے حق کے بارے میں تعصب کے بغیر" کا لفظ جس کے ساتھ یہ قاعدہ کہلتا ہے، اس فرض کو ایک اختیار میں تبدیل نہیں کرتا ہے۔ اس شق میں صرف یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ معاوضے کے مقابلے واجبات کو درست کرنے کی کلکٹر پر عائد ذمہ داری ریاستی حکومت کے دوسرے طریقوں سے بقایا جات کی وصولی کے حق کو متاثر نہیں کرے گی۔ [33 F-]  
[H]

(ii) یہ مقدمہ واضح طور پر دفعہ 6(d) کی شرائط کے اندر آتا ہے اور قاعدہ 8-A کا فائدہ مدعا علیہ کے لئے قابل قبول تھا۔ ٹیکس کا تخمینہ 30 جون 1952 کو ختم ہونے والی مدت کے لئے لگایا گیا تھا۔

یہ تخمینہ گزشتہ سال کے اختتام کے بعد اور فروخت کی تاریخ کے بعد کیا گیا تھا لیکن جو آمدنی ٹیکس کے لئے ذمہ دار تھی وہ پچھلے سال کی آمدنی تھی جو سرمایہ کاری کی تاریخ سے پہلے ہے۔ [34 F-G]

پبلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپریل نمبری 1014، سال

الہ آباد ہائی کورٹ کے 7 اپریل 1960 کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف دیوانی متفرق رٹ نمبری 1562، سال 1956 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

درخواست گزاروں کی طرف سے سی بی اگروال، این ڈی کارخانی اور اوپی رانا۔

جواب دہندہ کی طرف سے ٹی این سیٹھی اور دین دیال شرما۔  
عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا۔

شاہ، جسٹس۔ مدعا علیہ راجا جگدیش پرساد ساہی کی زرعی آمدنی کا اندازہ سلطان پور کے کلکٹر نے یو پی ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ 3، سال 1949 کے تحت فسلی سال 1359 کے تحت 1 جولائی 1951 سے 30 جون 1952 کی مدت کے لئے ٹیکس کے طور پر لیا تھا اور انہیں 0-5-13,274 روپے کی چار مساوی قسطوں میں واجب الادا رقم ادا کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ مدعا علیہ پہلی اور دوسری قسطوں کی ادائیگی کرنے میں ناکام رہا جو بالترتیب 9 دسمبر 1952 اور 9 فروری 1953 کو واجب الادا تھیں۔ ریونیو حکام نے مدعا علیہ پر دونوں قسطوں کی ادائیگی میں ناکامی پر مجموعی طور پر 4,400 روپے جرمانے کے طور پر ادا کرنے کی ذمہ داری عائد کی۔

سلطان پور کے ڈپٹی کمشنر کی جانب سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ کی روشنی میں مدعا علیہ کے خلاف دوسری قسط اور جرمانے کی رقم کے طور پر 5-17,674-0 روپے وصول کرنے کی کارروائی شروع کی گئی۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے الہ آباد ہائی کورٹ میں آئین کی دفعہ 226 کے تحت ایک عرضی پیش کی جس میں سلطان پور اور الہ آباد کے کلکٹروں کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ سرٹیفکیٹ کے تحت دعویٰ کی گئی رقم کی وصولی یا وصولی کے لئے کوئی قدم اٹھانے سے گریز کریں۔ ایک رٹ میں ریونیو حکام کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ یو پی زمینداری کے خاتمے اور اراضی اصلاحات ایکٹ نمبر 1، سال 1951 کے تحت مدعا علیہ کو دیے گئے معاوضہ بانڈز کے خلاف قابل ادائیگی

رقم کو درست کریں۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ یوپی ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ، 3، سال 1949 کی دفعہ 31 کے تحت مناسب طریقے سے منظور کردہ احکامات کی بنیاد پر جرمانے کی وصولی غیر قانونی ہے، اور کلکٹر اس بات کا پابند ہے کہ وہ خاتمہ ایکٹ کے تحت مدعا علیہ کو ادا کیے جانے والے معاوضہ بانڈز کی وجہ سے ٹیکس کی قسطوں کو اطمینان کے ساتھ قبول کرے۔ عدالت نے جرمانے کی رقم کی وصولی کی کارروائی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ہدایت کی کہ ریونیو حکام زمینداری کے خاتمے اور اراضی اصلاحات قواعد 8A کے تحت مدعا علیہ کو ٹیکس کی قسط کے سلسلے میں اسی طرح راحت دیں جس کی نشاندہی فیصلے میں کی گئی ہے۔ اس حکم کے خلاف سلطان پور اور الہ آباد کے کلکٹروں نے خصوصی اجازت کے ساتھ اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

جرمانے کی وصولی کا دعویٰ ہمارے سامنے نہیں ڈالا گیا ہے اور نہ ہی اس حوالے سے کچھ کہنے کی ضرورت ہے۔ حالانکہ، ریونیو حکام کا دعویٰ ہے کہ یوپی ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت معاوضہ بانڈز کے خلاف واجب الادا رقم کی ذمہ داری کو درست کرنے کا حکم ہائی کورٹ نہیں دے سکتا۔ اس عرضی کی تین بنیادوں پر حمایت کی مانگ کی گئی ہے: (1) مدعا علیہ کو دیا گیا معاوضہ پہلے ہی ایکٹ 1، سال 1951 کی دفعہ 68 کے تحت معاوضہ بانڈز کے اجراء کے ذریعہ ادا کیا جا چکا ہے، اور ثالث کو پہلے ہی دیئے گئے معاوضہ بانڈز کے خلاف ٹیکس کی ذمہ داری کو درست کرنے کے لئے کوئی مشینری نہیں ہے۔ (ii) زمینداری کے خاتمے اور اراضی اصلاحات قواعد 8-A کے تحت کلکٹر کے پاس واجب الادا معاوضے کے عوض واجب الادا ٹیکس کی ذمہ داری کو درست کرنے کا اختیار ہے، لیکن وہ ثالث کے کہنے پر یہ راحت دینے کا پابند نہیں ہے۔ اور (iii) ایکٹ 1، سال 1951 کی دفعہ 6 کے تحت یکم جولائی 1952 کے بعد کی مدت کے لئے واجب الادا ٹیکس کی رقم ثالث کو ادا کیے جانے والے معاوضے کے بدلے مقرر نہیں کی جاسکتی ہے۔

پہلا اعتراض ہائی کورٹ کے سامنے نہیں اٹھایا گیا تھا۔ اور نہ ہی ایسا کوئی مواد موجود ہے جس کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ قاعدہ 8-A کے تحت درستگی کا دعویٰ کرنے سے پہلے مدعا علیہ کو معاوضے کے حوالے سے تمام سرٹیفکیٹ فراہم کیے گئے تھے۔ 1953 کے اوائل میں مدعا علیہ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ واجب الادا ٹیکس کی رقم اس کو ادا کیے جانے والے معاوضے کی رقم کے مقابلے میں مقرر کی جائے، اور ریونیو حکام اس عدالت میں جو معاملہ پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ معاوضہ بانڈ سال 1955 میں جاری کیے گئے تھے۔ اس کی طرف سے ہائی کورٹ کے سامنے مدعا علیہ کی طرف سے درخواست میں کی گئی بعض دلیلوں پر اور ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت کی درخواست میں بیانات پر بھروسہ رکھا گیا ہے۔ پیرا گراف 36 کی شق (4) میں مدعا علیہ نے ہائی کورٹ کے سامنے دعویٰ کیا تھا کہ اگر رقم یا اس کا کوئی حصہ قابل وصول قرار دیا جاتا ہے، تو اسے ریونیو حکام کے ذریعہ ختم کرنے کے قانون کے تحت درخواست گزار کو دی گئی اس رقم کی فیس ویلو کے معاوضہ بانڈز کے خلاف درست کرنے کی ہدایت دی جاسکتی ہے۔ سرٹیفکیٹ کے لئے درخواست میں ذکر کردہ بنیاد میں کہ معاملہ اس عدالت میں اپیل کے لئے موزوں ہے، اپیل کنندگان کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ بانڈز مدعا علیہ کو معاوضے کی ادائیگی میں خاتمہ ایکٹ کے تحت دیئے گئے تھے اور مدعا علیہ کو معاوضے کی کوئی رقم ادا نہیں کی گئی تھی۔ عرضی میں جو اعتراف کیا گیا ہے وہ اتنا واضح اور غیر مبہم نہیں ہے کہ ہم اس عدالت میں پہلی بار اس پر عمل کرنے میں حق بجانب ہوں گے، حالانکہ ہائی کورٹ میں اس پر کوئی انحصار نہیں کیا گیا تھا۔ نہ ہی آئین کے آرٹیکل 133 کے تحت سرٹیفکیٹ کے لئے درخواست میں پہلی بار اٹھائے گئے درخواست پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

اتر پردیش ریاست کے ریونیو حکام کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر اگروال نے کلکٹر الہ آباد کے ایک خط کے کچھ حصے بھی پڑھ کر سنائے، جس میں اس افسر نے کہا ہے کہ ہائی کورٹ کے حکم کے بعد، مدعا علیہ کو معاوضہ بانڈ کے تحت اس کے ذریعہ

نکالی گئی رقم واپس کرنے کے لئے کہا گیا تھا، لیکن مدعا علیہ ایسا کرنے میں ناکام رہا، اور سرکاری قرضوں کا دفتر ان حالات میں، خاتمہ ایکٹ کے تحت وضع کردہ قواعد کے قاعدہ 8-A کی تعمیل میں، معاوضہ بانڈز پر واجب الادا ٹیکس کے درست کی اجازت دینے سے قاصر تھا۔ ہم اس مرحلے پر اس طرح کے کسی بھی اضافی ثبوت پر غور کرنے میں حق بجانب نہیں ہوں گے۔ اگر پہلے میدان میں کوئی حقیقت تھی تو اس معاملے کو ہائی کورٹ کے علم میں لایا جانا چاہئے تھا اور اس کی حمایت میں ثبوت اس عدالت میں پیش کیے جانے چاہئے تھے۔

دوسری اور تیسری بنیاد پر ایک ساتھ غور کیا جاسکتا ہے۔ یو پی ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ 3، سال 1949 کے تحت، ایکٹ کے شیڈول میں درج شرحوں پر زرعی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کو ہر سال کے لئے چارج کیا جاتا ہے، ایکٹ کی دفعات اور بنائے گئے قواعد کے تحت، ہر شخص کی پچھلے سال کی کل زرعی آمدنی پر۔ دفعہ 2 (13) میں لفظ "پچھلے سال" کی تعریف کی گئی ہے جس کا مطلب ہے کہ سال سے پہلے جون کے 30 ویں دن ختم ہونے والے بارہ مہینے جس کے لئے تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ ریاستی حکومت کی جانب سے مناسب نوٹیفکیشن جاری کرنے پر ختم کرنے کے قانون کی دفعہ 6 کے تحت تمام جاگیریں ریاست کے ماتحت ہیں۔ جب اس طرح کا نوٹیفکیشن ریاستی گزٹ میں شائع کیا جاتا ہے، اس کے باوجود کہ اس وقت کسی معاہدے یا دستاویز یا کسی دوسرے قانون میں کچھ بھی موجود نہیں ہے اور ایکٹ میں فراہم کردہ نتائج کو دفعہ 6 میں بیان کردہ نتائج کو چھوڑ دیں، جس سے نوٹیفکیشن کا تعلق ہے۔ دفعہ 6 کی شق (d) کے مطابق، نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ:

"یو پی ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ، 1948 کے تحت زرعی آمدنی پر ٹیکس کی وجہ سے کسی بھی جائداد کے بارے میں حاصل کردہ اور اس طرح حاصل کردہ اور واجب الادا ریونیو، محصول یا دیگر واجبات کے تمام بقایا جات ایسے ثالث سے وصول

کیے جاتے رہیں گے اور یہ جاری رہیں گے۔ بازیافت کے کسی دوسرے طریقے سے تعصب کے بغیر باب III کے تحت ایسے ثالث کو ادا کی جانے والی معاوضے کی رقم میں سے رقم میں کٹوتی کر کے محسوس کیا جائے:"

دفعہ 26 ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ایکٹ کے باب II کی دفعات کو نافذ کرنے کے مقصد سے قواعد بنائے جس میں دفعہ 6 واقع ہے۔ ایکٹ کا باب III معاوضے کے تخمینے سے متعلق ہے۔ دفعہ 68، جو باب IV میں آتا ہے، میں کہا گیا ہے کہ اس ایکٹ کے تحت ادا کیا جانے والا معاوضہ نقد یا بانڈز میں، یا جزوی طور پر نقد اور جزوی طور پر بانڈز میں دیا جائے گا۔ دفعہ 26 اور دفعہ 6(d) کے تحت قاعدہ 8A ریاستی حکومت نے وضع کیا تھا۔ 17 اگست 1954 سے نافذ العمل ہونے والا یہ قاعدہ یہ ہے:

"ریاستی حکومت کے اس حق کے بارے میں کسی تعصب کے بغیر کہ وہ مندرجہ ذیل واجبات کی وصولی اس طرح کے دوسرے طریقوں سے کرے، جیسا کہ قانون کے تحت اس کے لئے کھلا ہو:

(1) اتر پردیش زمینداری خاتمہ اور اراضی اصلاحات ایکٹ، 1950 (ایکٹ I، سال 1951) کی دفعہ 4 کے تحت نوٹیفیکیشن کے نتیجے میں ریاستی حکومت کو تفویض کردہ جائیدادوں کے سلسلے میں زمینی آمدنی کے تمام بقایا جات اور یوپی زرعی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت تخمینہ کردہ زرعی آمدنی پر ٹیکس، 1948ء (یوپی ایکٹ III، سال 1949ء) جس کی ادائیگی کی تاریخ سے پہلے کسی بھی مدت کے لیے کسی ثالث کی جانب سے واجب الادا رقم وصول کی جائے گی:

(a) کسی ثالث کے معاملے میں جس کا تخمینہ اس کے واجب الادا عبوری معاوضے کی رقم سے 10,000 روپے یا اس سے زیادہ کے لینڈ ریونیو سے لگایا گیا ہو، اور

(b) کسی ثالث کے معاملے میں جس کو معاوضے کی رقم میں سے کٹوتی کے ذریعے سالانہ 10,000 روپے سے کم زمینی آمدنی کا تخمینہ لگایا گیا تھا؛

(2)

.....  
"....."

ریاستی حکومت کی جانب سے یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ قاعدہ 8A کلکٹر کو صرف اس اختیار کے ساتھ سرمایہ کاری کرتا ہے کہ وہ معاوضے کے بدلے درست کے ذریعے لینڈ ریونیو یا زرعی انکم ٹیکس کے طور پر واجب الادا رقم کی وصولی کرے اور اسے شروع کرنے کی اجازت دینے کا پابند نہیں کرتا، ہمارے فیصلے میں اسے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ قاعدہ 8-A میں کہا گیا ہے کہ وصیت کی تاریخ سے پہلے کسی بھی مدت کے لئے کسی ثالث سے واجب الادا رقم شق (a) اور (b) میں بیان کردہ طریقے سے وصول کی جائے گی۔ یہ قاعدہ شرائط کے لحاظ سے لازمی ہے اور کلکٹر کو پابند کرتا ہے کہ وہ فراہم کردہ طریقے سے ٹیکس کا احساس کرے۔ "ریاستی حکومت کے واجبات کی وصولی کے حق کے خلاف تعصب کے بغیر" کا محاورہ جس کے ساتھ یہ قاعدہ کھلتا ہے، اس فرض کو ایک اختیار میں تبدیل نہیں کرتا ہے۔ اس شق میں صرف یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ معاوضے کے مقابلے واجبات کو درست کرنے کی کلکٹر پر عائد ذمہ داری ریاستی حکومت کے دوسرے طریقوں سے بقایا جات کی وصولی کے حق کو متاثر نہیں کرے گی۔ اگر کسی بھی وجہ سے درستگی کو موثر نہیں بنایا جاسکتا ہے اور ریاست کو ٹیکس کے طور پر واجب الادا رقم یا لینڈ ریونیو کے طور پر درستگی کے ذریعہ

وصول نہیں کیا جاسکتا ہے، تو ریاستی حکومت کے قانون کے ذریعہ منظور شدہ کسی دوسرے طریقے سے بقایا جات کی وصولی کے حق سے تعصب نہیں کیا جانا چاہئے۔ لہذا ہائی کورٹ کا یہ کہنا درست تھا کہ کلکٹر کے پاس مدعا علیہ کو واجب الادا معاوضے کی رقم کے بدلے زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری کو درست کرنے کے معاملے میں کوئی اختیار نہیں تھا، جو ہائی کورٹ کے خیال میں ابھی بھی واجب الادا ہے۔

تاہم اس بات پر زور دیا گیا کہ قاعدہ 8A کو دفعہ 6 کی شق (d) کی شق (d) کو نافذ کرنے کے لئے ختم کرنے کے ایکٹ کی دفعہ 26 کے تحت محفوظ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے تشکیل دیا گیا ہے، اور اس قاعدے کے تحت درستگی صرف زرعی انکم ٹیکس کے سلسلے میں کی جاسکتی ہے جو سرمایہ کاری کی تاریخ سے پہلے کسی بھی مدت کے لئے قابل ادائیگی ہے۔ اس ایکٹ کی اسکیم یہ ہے کہ دفعہ 6 کے تحت ریاست میں جائیداد کی منتقلی کے باوجود، لینڈ ریونیو یا دیگر بقایا جات اور زرعی انکم ٹیکس کے بقایا جات بدستور قابل وصول رہیں گے اور اس طرح وصول کی جانے والی رقم قواعد کے تحت ثالث کے حقوق کو لازمی طور پر ختم کرنے کے لئے ادا کیے جانے والے معاوضے کے ساتھ درست کی جائے گی۔ یو پی ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ، 1948 کے تحت زرعی آمدنی پر ٹیکس کی مد میں بقایا رقم کی دفعہ 6(d) میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ اگر یو پی ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ، 1948 کی دفعہ 3 کے تحت بھی پچھلے سال کی کل زرعی آمدنی پر ٹیکس وصول کیا جاسکتا ہے، یہ ابھی بھی تخمینہ کے سال کے لئے واجب الادا ہے اور لہذا یکم جولائی 1952 سے 30 جون 1953 کی مدت کے لئے مدعا علیہ پر ٹیکس کا تخمینہ ایکٹ کے دفعہ 6(d) کی شرائط کے تحت نہیں آتا ہے اور معاوضے کی رقم کے مقابلے میں ٹیکس ادا کرنے کے لئے ذمہ داری کی درستگی کا دعویٰ کرنے کے لئے ریزورٹ کو قاعدہ 8-A کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس درخواست کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ یو پی زرعی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 3 میں پچھلے سال کی کل زرعی آمدنی پر زور دیا گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ اس ایکٹ کے تحت تخمینہ پچھلے سال کے اختتام کے بعد کیا جاتا ہے، لیکن جو آمدنی ٹیکس کی ذمہ دار ہے وہ

پچھلے سال کی آمدنی ہے۔ مقننہ نے واضح طور پر گزشتہ سال کی زرعی آمدنی کو چارج کرنے کے لئے ذمہ داری عائد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ لہذا ٹیکس کا تخمینہ پچھلے سال کی مدت کے لئے ہے یعنی 30 جون 1952 کو ختم ہونے والی مدت کے لئے۔ یہ معاملہ واضح طور پر دفعہ 6(d) کی شرائط کے اندر آتا ہے اور قاعدہ 8-اے کا فائدہ مدعا علیہ کو قابل قبول تھا۔

قاعدہ 8-A میں کلکٹر سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ثالث کی جانب سے واجب الادا زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری کو درست کرے۔ اس حکم میں ہائی کورٹ نے کلکٹر کو مدعا علیہ کے حق میں فیصلہ دینے کی ہدایت دی ہے، لیکن حکم دیتے ہوئے ہائی کورٹ نے اس مفروضے پر عمل کیا ہے کہ مدعا علیہ کو معاوضہ بانڈ دینا باقی ہے۔ پہلے سے طے شدہ وجوہات کی بنا پر، ایسا کوئی مواد نہیں ہے جس پر مفروضے کی سچائی کا پتہ لگایا جاسکے۔ لہذا ہم ہائی کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اس معاملے کو ہائی کورٹ کے حوالے کرتے ہیں تاکہ یہ فیصلہ کیا جاسکے کہ آیا کوئی معاوضہ بانڈ دینا باقی ہے یا نہیں، اور اگر نہیں، تو کسی مناسب حکم یا ہدایت کے ذریعے، مدعا علیہ کو ادا کیے جانے والے معاوضے کے بدلے ٹیکس کی ذمہ داری کی درستگی، جسے ہائی کورٹ نے ہدایت دی ہے، قاعدہ 8 کے تحت اے کو موثر بنایا جاسکتا ہے۔ ہائی کورٹ پہلے سے ریکارڈ پر موجود ثبوتوں یا ایسے دیگر ثبوتوں کی بنیاد پر درخواست نمٹائے گی جو فریقین کے ذریعہ ریکارڈ پر لائے جاسکتے ہیں۔

اس اپیل کے اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

مقدمہ ریمانڈ پر..